حافظ زبیر علی زئی حضرو اٹک

# شیخ الاسلام محب اللہ شاہ کی یاد میں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

استاذ محترم مولانا ابوالقاسم محب اللہ شاہ رحمہ اللہ سے میری پہلی ملاقات ان کی لائبریری مکتبہ راشدیہ میں ہوئی تھی۔ میرے ساتھ کچھ اور طالب علم بھی تھے۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ آپ انتہائی محبت و شفقت سے اپنی لائبریری کا تعارف فرما رہے تھے۔

محدثین کا قدیم زمانے سے یہ طریقہ رہا ہے کہ باہمی ملاقاتوں میں ایک دوسرے کو احادیث اور اہم حوالے بتاتے رہتے ہیں۔ آپ بھی مہمانوں کو اہم حوالے اور نایاب کتابیں خود نکال کر پیش کرتے۔ آپ کی نظر کمزور تھی لہٰذا بعض عبارتوں کو پڑھنے کیلئے آلہ مکبر الحروف استعمال کرتے جس سے حروف موٹے دکھائی دیتے ہیں۔ آپ انتہائی خشوع و خضوع اور سکون و اطمینان کے ساتھ نماز پڑھاتے تھے۔ اس کا اثر یہ ہوتا تھا کہ ہمیں آپ کے پیچھے نماز پڑھنے میں انتہائی سکون و اطمینان حاصل ہوتا۔ گویا یہ سمجھ لیں کہ آپ کی ہر نماز آخری نماز ہوتی تھی۔ یہی سکون و اطمینان ہمیں شیخ العرب مولانا ابو محمد بدیع الدین شاہ الراشدی رحمۃ اللہ کے پیچھے نماز پڑھنے میں حاصل ہوتا۔ شیخ بدیع الدین رحمہ اللہ آپ کے چھوٹے بھائی تھے۔ خطیب بغدادی رحمۃ اللہ نے امام دارقطنی رحمۃ اللہ کے بارے میں لکھا ہے کہ **وكان فريد عصره وقيع دهره وشيخ وحده وامام وقته** (تاریخ بغداد ج ۲ ص ۳۷)

آپ دونوں بھائی بھی اسی کے مصداق اور یگانہ روزگار تھے۔ شیخ ابوالقاسم رحمہ اللہ انتہائی تواضع اور سادگی کا نمونہ تھے۔ کسی حوالے کی اگر ضرورت ہوتی تو شاگردوں کو حکم دینے کے بجائے خود اٹھ کر کتاب نکال لیتے۔ آپ صوم داودی پر عمل پیرا تھے۔ ایک دن روزہ ہوتا اور ایک دن افطار فرماتے تھے۔

آپ توحید و سنت کی دعوت میں ننگی تلوار تھے۔ مجھے یاد ہے کہ ایک دفعہ ایک سندھی نے آپ کو جھک کر سلام کیا تو آپ نے اس عمل کا انکار کیا اور اسے دلائل سے سمجھایا کہ جھک کر سلام کرنے کے بجائے سیدھے کھڑے ہو کر سلام کرنا چاہئے۔ جبکہ آج کل کے بہت سے لوگ یہ پسند کرتے ہیں کہ لوگ انہیں جھک کر ملیں۔ بلکہ بعض مریدین غلو کرتے ہوئے پیر کو ملنے کے لئے رکوع سے لیکر سجدہ تک پہنچ جاتے ہیں۔ اہل علم پر یہ ضروری ہے کہ وہ ایسے لوگوں پر انکار کریں اور انہیں سمجھائیں کہ تعظیم میں اس طرح کا غلو اللہ کے ہاں ناپسندیدہ ہے۔

احادیث صحیحہ میں تصاویر کی شدید مذمت وارد ہے۔ بلکہ بعض صحیح حدیثوں میں مصوروں پر لعنت بھیجی گئی ہے۔ ان احادیث کی وجہ سے شیخ محترم کو تصاویر سے از حد نفرت تھی۔ آپ کے مکتبہ میں میرے علم کے مطابق جتنی کتابیں تھیں ان کی تصاویر مٹا دی گئی تھی۔ حتیٰ کہ تازہ اخبار کی تصاویر کو مٹا کر ہی آپ کے مکتبہ میں لایا جاتا تھا۔ آپ کا یہی حکم تھا۔

امام بیہقی رحمہ اللہ نے عذاب قبر کے مسئلے پر ایک کتاب ''اثبات عذاب القبر'' مکمل ہے۔ جس کا ایک قلمی نسخہ ہمارے شیخ امام فقیہ محدث، مفسر بدیع الدین الراشدی رحمۃ اللہ کے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے۔ راقم الحروف نے اسی خطی نسخے کی تحقیق و تخریج احادیث کی تھی۔ مجھے جب بعض راویوں کے حالات نہ ملتے تو شیخ محترم محب اللہ شاہ رحمۃ اللہ کی طرف رجوع کرتا۔ آپ اپنے بے مثال حافظے سے ان راویوں کے حالات کتابوں

سے نکال کر مجھے بتا دیتے۔ اس کتاب کا مقدمہ آپ نے لکھا ہے فرماتے ہیں:

تقدم لکتاب اثبات عذاب القبر الامام البیہقی رحمۃ اللہ

"الحمدلله الذی یثبت الذین آمنوا بالقول الثابت فی الحیوٰة الدنیا وفی الآخرة ویومنهم من ہول المصفیٰ ما یونسهم فی وحشة القبر ویلقنهم لحجة الایمان عند السوال ویسبغ علیهم نعمه الباطنة والظاهرة۔ اما بعد: فإن تنعم القبور أوتالمه و ثوابه و عذابه قد ثبت من الكتاب والسنة واجمع علیه المسلمون من لدن عهد الصحابة رضی الله عنهم الی یومنا هذا۔"

یعنی عقیدہ عذاب قبر' قرآن وحدیث اوراجماع سے ثابت ہے۔

آپ نے لکھا:

"و لعل الله سبحانه و تعالیٰ قدر ان یبرز هذا السفر الجلیل علی ید حبی فی الله و اخی فی الاسلام فضیلة الشیخ زبیر علی زئی المقیم فی بلدة حضرء من مضافات أتک من باکستان و قد وجد فضیلة الشیخ النسخة الخطیة لهذا الكتاب فی مکتبة الشیخ السید بدیع الدین شاہ الراشدی....."

وأنا أحقر العباد محب الله شاہ الراشدی عفا الله عنه

۸۔۱۰۔۱۹۸۹

جب میں ریاض سعودی عرب میں تھا تو اللہ تعالیٰ نے اس کتاب کے اردو ترجمے کی توفیق عطا فرمائی۔ اب اس کتاب کی محترم مولانا سرور عاصم حفظہ اللہ صاحب مکتبہ اسلامیہ فیصل آباد' کمپوزنگ کروا رہے ہیں۔ تیسر اللہ لنا طبعہ۔

۸۔ سید بدیع الدین شاہ رحمہ اللہ رکوع کے بعد ہاتھ باندھنے اور آپ ہاتھ چھوڑنے ارسال الیدین کے قائل تھے۔ ان دنوں میں راقم الحروف کی تحقیق بھی ہاتھ باندھنے (وضع الیدین) کی تھی۔ اس کے باوجود آپ نے اپنی کتاب "نیل الامانی وحصول اللہ تعالیٰ" بھیجی تھی تاکہ میں اس پر تبصرہ لکھوں۔ تاہم بعض وجوہ کی رو سے یہ تبصرہ نہ لکھا جا سکا۔ بعد میں راقم الحروف کی تحقیق بدل گئی اور اب میں رکوع کے بعد ہاتھ چھوڑنے کو راجح سمجھتا ہوں اس پر عمل ہے۔

سنن ابی دائود (کتاب الصلوة' باب وضع الیمنیٰ علی الیسری فی الصلوة ج ۷۵۴) والسنن الکبری للبیهقی (۳۰/۲) میں عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ:

صف القدمین ووضع الله الیه۔ من السنة۔

(قیام میں) قدموں کی صف بنانا (یعنی برابر کرنا) اور ہاتھ کا ہاتھ پر رکھنا سنت ہے۔

(شرح سنن ابی داوٗد' بلعینی ج ۳' ص ۳۵۳' ۳۵۴)

اس روایت کی سند حسن ہے۔ اسے ضیاء مقدسی (متوفی ۶۴۳ھ) نے المختارہ (ج ۹' ص ۲۳۱' ۲۵۷) پر اس کا ذکر کیا ہے۔

اس کا راوی ایک زرعۃ ہے اس سے توثقہ روایت کرتے ہیں۔ ابن حبان (الثقات ۲۶۸/۴) ذھبی (الکاشف ۲۵۱/۱) اور ضیاء اللہ مقدسی (بتصحیح حدیث) اس کی توثیق کرتے ہیں۔ لہٰذا وہ حسن الحدیث سے کم درجے کا راوی نہیں۔ اس دور کے مشہور محقق اور امام شیخ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ نے بغیر کسی دلیل کے اس روایت کو ضعیف قرار دیا ہے۔ (دیکھئے ضعیف سنن ابی داوٗد ص ۷۴)

مصنف ابی شیبہ (ج ۱' ص ۳۹۱' ۳۹۰) وطبقات المحدثین باجہان سید الشیخ اور جہانی دار ۲۰۰' ۲۰۱' ترجمۃ عبداللہ بن زبیر بن العوام) میں صحیح سند کے ساتھ ہے کہ جب عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نماز میں کھڑے ہوتے تو ارسال یدین کرتے۔

ان دونوں اقوال کے ساتھ تطبیق اس طرح ممکن ہے کہ اس قیام کو رکوع کے بعد پر محمول کیا جائے ورنہ صحابی کے قول وعمل میں تعارض واقع ہو جاتا ہے۔ واللہ اعلم

۹۔ مدلسین کے بارے میں راقم الحروف کی یہ تحقیق ہے کہ جس راوی کے بارے میں ثابت ہو جائے کہ وہ مدلس ہے اس کی غیر صحیحین میں عن والی روایت ضعیف ہوتی ہے الا یہ کہ دوسری

سندوں میں سماع کی تصریح، متابعت یا شاہد (موید روایت) ثابت ثابت ہو جائے۔

اس اصول کی رو سے میرے نزدیک وہ حدیث ضعیف ہے جس میں آیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر جوتے پہننے سے منع فرمایا ہے۔ اس پر میرا ایک مضمون الاعتصام رسالے میں چھپا تھا۔ جس کا استاد محترم نے ''تسکین القلب المشوش باعطاء التحقیق فی تدلیس الثوری والاعمش'' کے نام سے چوہتر صفحات میں جواب لکھا جو ''الاعتصام لاہور'' میں کئی قسطوں میں چھپا تھا جس کا جواب الجواب راقم الحروف نے شیخ صاحب کی زندگی میں ہی انہیں بھیج دیا مگر اس لئے شائع نہ کروایا کہ میں نے اپنا موقف تدلیس کے بارے میں واضح کر دیا ہے۔ میرا رسالہ ''اساسیس فی مسألۃ التدلیس'' ماہنامہ محدث لاہور' شعبان ۱۴۱۶ بمطابق جنوری ۱۹۹۶ء جلد نمبر ۲۷ عدد نمبر ۴' ص ۹ تا ۳۹ شائع ہو چکا ہے۔

۱۰۔ راقم الحروف کو علم اسماء الرجال سے والہانہ لگاؤ ہے۔ اس سلسلے میں ''انوار السبیل فی میزان الجرح والتعدیل'' نامی کتاب لکھ رہا ہوں جو کہ معاصر علماء وغیرہم کی جرح وتعدیل پر ہے۔ میں نے بہت سے شیوخ سے جرح وتعدیل کے سوالات کئے تھے جن میں مولانا محب اللہ شاہ رحمہ اللہ برسر عنوان ہیں۔ آپ اسماء الرجال کے بہت ماہر اور عمل انصاف سے کلام کرنے والے تھے۔ چند مثالیں درج ذیل ہیں:

الشیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز رحمہ اللہ: آپ نے ان کے بارے میں فرمایا: عالم محقق ثقہ امین''

الشیخ محمد ناصر الدین البانی رحمہ اللہ:

آپ نے فرمایا: **محقق ' لا یشک فی کونه ثقة' الشیخ عطاء الله حنیف بھوجیانی رحمه الله شیخنا:** آپ نے فرمایا: **شیخنا ثقة من اثقات ' استاذ ' مثله قلیل فی هذا الزمان**

شیخنا بدیع الدین شاہ الراشدی: آپ نے فرمایا: ''ھو ثقۃ''

زاھد الکوثری: آپ نے فرمایا متعصب من الحنفیۃ' اس طرح کے دوسرے اقوال میری کتاب ''انوار السبیل'' میں درج ہیں۔

بعض تکفیری حضرات نے جماعت المسلمین کے نام سے ایک جماعت بنائی۔ ابو ایوب ممدوح بن فتحی نور البرقوی اور ابو عثمان مازن الفلسطینی اس کے سرکردہ ومحرک تھے انہوں نے ابو ہمام عرف ابو عبداللہ محمد بن احمد بن خلیفہ کو خلیفہ و امیر المؤمنین بنالیا۔ ان لوگوں کی تردید میں استاذ محترم نے مجھے بارہ صفحوں کا ایک خط لکھا تھا جس میں فرماتے ہیں:

'' میرے ناقص خیال میں پہلا فتنہ اس قسم کا جماعت المسلمین والوں نے پھیلایا۔ اب دوسرے فتنہ کا آغاز ان حضرات نے کیا ہے۔ ان کا مقرر کردہ امیر المؤمنین یقینی طور پر ہاشمی ہو یا نہ ہو لیکن جہاں تک کتاب وسنت کا تھوڑا سا علم اللہ تعالی نے راقم الحروف کو عطا فرمایا ہے اس کی روشنی میں وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ ان کا طریقہ کار اور سارا معاملہ غلط ہے'' (صفحہ ا)

یہ خط ۱۴۱۴/۵/۲۰ھ بمطابق 6/11/1993ء کا لکھا ہوا ہے اور آخر میں ''والسلام احقر العباد واخوکم ابو القاسم محب اللہ شاہ عفا اللہ عنہ'' درج ہے۔

ہمارے جلیل القدر مولانا الامام فیض الرحمٰن' ابوالفضل الثوری رحمۃ اللہ (متوفی ۱۴۱۷ھ) بہت بڑے محقق وعظیم محدث تھے۔ ابن الترکمانی کی ''الجوہر النقی'' کا انہوں نے بہت بہترین رد لکھا۔ وہ شیخ محب اللہ رحمہ اللہ کے بارے میں فرماتے تھے ''عالم کبیر''

میں کہتا ہوں کہ دونوں بہت بڑے عالم اور اعلیٰ درجے کے ثقہ' متقی اور زاہد تھے۔

استاذ محترم سے جب میں نے الوداعی ملاقات کی تو راقم الحروف فرط محبت کی وجہ سے ان کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے اور میں بھی فرط غم کی وجہ سے رو رہا تھا

آہا گر باز بینم روئے (شیخ) را
تا قیامت شکر گویم کردگار خویش را

اگر مجھے رکن و مقام کے درمیان کھڑا کر کے قسم دی جائے تو یہی کہوں گا کہ میں نے شیخنا محب اللہ شاہ سے زیادہ نیک' زاہد اور افضل انسان اور شیخ بدیع الدین شاہ سے زیادہ عالم وفقیہ انسان کوئی نہیں دیکھا۔ آپ ۹ شعبان ۱۴۱۵ ہجری بمطابق 21 جنوری 1995 کو فوت ہوئے۔

**رحمه الله رحمة واسعا وکان ثقة اماما متقنا صاحب السنة والورع ما رایت مثله**

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆